جلیل الرحمٰن متعلم المعہد العالی للشریعۃ والقضاء
ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور

اسلام میں محتسبِ اعلیٰ کا منصب و مقام

ملک میں نفاذِ اسلام کی جو کوششیں موجودہ حکومت ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت بتدریج کر رہی ہے اسی سلسلہ میں صدر مملکت جناب جنرل ضیاء الحق نے ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جسٹس سردار محمد اقبال، جو کہ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس ہیں، کا تقرر بحیثیت محتسبِ اعلیٰ کر دیا ہے محتسب کا منصب دراصل اسلامی ریاست کے جو بنیادی مقاصد ہیں، ان میں سے ایک ہے ۔ یہ مقاصد حسب ذیل ہیں :

۱۔ ویکون الدین کلہ للہ!

۲۔ و کلمۃ اللہ ھی العلیا

۳۔ لیقوم الناس بالقسط ۔ اور سب سے اہم ترین :

۴۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے ۔

اسلامی ریاست کا اہم ترین مقصد لوگوں کو نیکی کی تلقین کرنا یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے کیونکہ جب مقتدرِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور کائنات میں اسی کی حکومت کو تسلیم کرانا ہے تو لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی اسی کی رضا و منشا کے عین مطابق ہے تاکہ روئے زمین پر امن و سلامتی قائم رہے اور فتنہ و فساد کو نہ ابھرنے دیا جائے ۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر دراصل قرآن و حدیث کی ایک اصطلاح ہے لیکن اس میں اسلام کے پورے نظامِ عقائد و اعمال پر بحث ہو جاتی ہے ۔

خدا اور اس کے رسول ؐ نے اس عمل کو بڑی اہمیت دی ہے اور اسے مسلمانوں کا امتیازی

وصف اور ان کی ملی توانائی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اصطلاحیں بہت سی ہیں جن کے نام الگ الگ تجویز ہیں مگر نام سب کا ایک ہی ہے۔ صرف بنیادی طور پر معمولی سا فرق ہے جیسے دعوت الی اللہ شہادت علی الناس، اصلاح و نصیحت، جہاد فی سبیل اللہ، اقامت دین، اعلاء کلمۃ اللہ وغیرہ وغیرہ۔

احتساب کے لغوی معنی اجر و ثواب، طلب کرنا، حساب کرنا اور نہی عن المنکر کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں احتساب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو کہتے ہیں۔

دائرۃ المعارف میں لکھا ہے کہ احتساب

شرع میں امر بالمعروف کو کہتے ہیں جبکہ اس معروف کو لوگ ترک کر دیں اور نہی عن المنکر کو کہتے ہیں جب لوگ اس کا ارتکاب کرنے لگیں۔

اسی طرح خواجہ احمد محمود دستور الاحتساب میں لکھتے ہیں کہ شرع میں احتساب کے دو معنی ہیں۔ ایک تو یہ کہ لوگ نیکی پر عمل کرنا چھوڑ دیں تو ان کو نیکی پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا جانے۔ دوسرے یہ کہ جب لوگ نہیات کا ارتکاب کرنے لگیں۔ مغربی قانون جرم کرنے کے بعد اصلاح کی طرف توجہ دیتا ہے جبکہ دین اسلام ہمیشہ پہلے سے معاشرہ کی اصلاح کرتا ہے۔ اسی وجہ سے نظام احتساب کی اسلامی قانون میں بہت اہمیت ہے۔ اور احتساب کی دو قسمیں ہیں:

احتساب شرعی:

احتساب شرعی میں عمومیت پائی جاتی ہے۔ ہر آدمی خاص و عام امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہیں۔ یہاں پر حکومت یا صاحب اقتدار سے اجازت کی ضرورت نہیں۔

احتساب عرفی:

احتساب عرفی میں پہلے پہل خلفائے راشدینؓ اور جملہ حکام وغیرہ شامل ہیں۔

احتساب کے سارے نفس مضمون کو حسبۃ کہتے ہیں اور اس کے حسب ذیل چار ارکان ہیں۔

محتسب:

جو شخص اس محترم کام کے لیے مقرر اور مامور ہو اسے محتسب کہتے ہیں۔

احتساب: محتسب کے کام کو احتساب کہتے ہیں۔

محتسب علیہ :

احتساب کے کام کے مستحق کو محتسب علیہ کہتے ہیں۔

محتسب فیہ :

جس صفت اور کام کے ذریعے کسی نے احتساب کرنے کا استحقاق حاصل کیا ہو، اس صفت یا کام کو محتسب فیہ کہتے ہیں۔

محتسب کے اوصاف میں مندرجہ ذیل ضروری ہیں۔

۱۔ مسلمان

۲۔ آزاد۔

۳۔ ذکورہ

۴۔ عاقل و بالغ

۵۔ مکلف و با استطاعت

۶۔ علم رکھتا ہو

علاوہ ازیں محتسب میں درج ذیل شرائط کا ہونا بھی ضروری ہے :

۱۔ **العلم بالاحکام الشرع :**

محتسب کے لیے شرعی احکام وغیرہ میں پوری واقفیت بہت ہی ضروری ہے۔ اگر بہت زیادہ شرعی علوم سے واقف نہ ہو پھر بھی ضروریاتِ دین سے واقفیت لازمی ہونی چاہیے۔

۲۔ عزیمت :

محتسب میں پکا عزم پایا جانا چاہیے۔ اس میں دینی غیرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہونی چاہیے۔ وہ دینی احکام میں کبھی گستاخی نہ دیکھ سکے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مشہور قول ہے :

" ینقص دین وانا حیّ "

" دین میں نقص پیدا ہو جائے اور میں زندہ ہوں ! "

۳۔ عفیف :

یعنی تقویٰ والا ہو، متقی ہو۔ ضروری ہے کہ محتسب تمام معاملات میں عفیف اور متورع ہو

اس کی نگاہ پاک، کردار بے داغ اور دل ہر طرح کے لالچ و طمع سے خالی ہونا چاہیے اسے چاہیے کہ دوسروں سے تحائف قبول نہ کرے، اس کے علاوہ اپنے عزیز و اقارب اور نوکروں کی بھی نگرانی کرے تاکہ کہیں وہ لوگوں سے محتسب کے نام پر تحفے اور رشوتیں قبول نہ کریں۔

۴۔ محتسب کے لیے ضروری ہے کہ منکراتِ ظاہرہ کو جانتا ہو وہ احتساب کی استطاعت قدرت بھی رکھتا ہو اور ان برائیوں کو ختم کرنے کا طریقہ جانتا ہو۔

۵۔ محتسب کے لیے ضروری ہے کہ جن باتوں کا احتساب کرتا ہو ان پر خود بھی عمل کرے۔

۶۔ فریضۂ احتساب کی ادائیگی کے وقت صرف رضائے الٰہی کو مدنظر رکھے، اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے خلوص کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اس کا رعب ڈال دے گا۔

۷۔ محتسب کو چاہیے کہ ظاہری وضع قطع بھی شریعت کے مطابق رکھے۔

آداب المحتسب:

محتسب کی شرائط کے پیچھے جو روح (ethos) ہوتی ہے اسے آداب محتسب کہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

اخلاص) ہر کام کی جان ہے۔ دنیا جن کاموں کو عظیم سمجھتی ہے وہ خدا کے نزدیک بے وزن ہیں اگر ان سے روحِ اخلاص نکل جائے۔ اس لیے امر و نواہی کا فریضہ سرانجام دیتے وقت آدمی کو اپنی نیت کو خلوص پر تولنا ہوگا کیونکہ ریاکاری شرک ہے۔ ایک حدیث مبارک ہے، آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کو ناراض کرتے ہوئے لوگوں کو راضی کرتا ہے اللہ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں جو شخص اللہ کو راضی رکھنے کے لیے لوگوں کو ناراض کر لیتا ہے۔ اللہ اسے اپنے اذن سے بچا لیتا ہے لہٰذا الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ۔ اس سلسلے میں اسلامی حکومت کے مقاصد میں سے ایک مقصد اقامۃ الشریعۃ ہے یعنی شریعت قائم کرنا اور شریعت کی نگرانی کرنا۔ شریعت کی مدد کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ یہ سب کام اخلاص سے کیے جائیں۔

محتسب کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو، یہ ضروری امر ہے کہ وہ جن باتوں کا لوگوں کو حکم دیتا ہو یا جن سے لوگوں کو منع کرتا ہو خود بھی ان پر عمل کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اے ایمان والو تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ امر سخت ناپسندیدہ ہے کہ تم ایسی بات کہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے بہت سے لوگ ایسے دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی قینچی سے کاٹے جا رہے تھے۔ حضرت جبریل سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے مگر اپنی ذات کو بھلا دیتے ہیں۔

محتسب ذہین اور فطین ہونا چاہیے، اپنا کام حکمت اور فطانت سے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ لوگ اس کا مذاق نہ اڑائیں۔ وہ دور اندیش، معاملہ فہم اور حکیم ہونا چاہیے۔ اور اسے پند و نصائح میں حکمت سے کام لینا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے محتاط ہونا چاہیے۔ ہمیشہ اپنے دامن کو معاشرتی برائیوں اور غلطیوں سے پاک رکھنے کی کوشش میں لگا رہے۔

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھے تھے کہ رات کو آپ کی زوجہ اطہر آپ سے کسی معاملہ میں بات چیت کرنے کے لیے تشریف لائیں۔ جب بات چیت ختم ہوئی تو آپ ان کو مسجد کے دروازہ سے باہر تک چھوڑنے کے لیے گئے۔ باہر دو صحابی دیکھ رہے تھے تو آپ نے بطور حکمت ان صحابہ کرام سے کہا، یہ میری بیوی حضرت صفیہ ہیں، اس پر دونوں صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ! معاذ اللہ ہمیں آپ پر کب شک گزرا ہے، لیکن نبی نے پھر بھی احتیاط کے لیے معاملہ کھول دیا۔

محتسب کا منصب ایک اہم فریضۂ دین ہوتا ہے چنانچہ محتسب کو نرم خو، خوش گفتار ہونا چاہیے۔ بدخلقی، بدزبانی اور تیز مزاجی سے لوگوں کی اصلاح کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ محتسب کا کام یہ ہے کہ لوگوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کرے۔

قرآن مجید میں رب العزت کا ارشاد ہے:

"اے پیغمبر! آپ اپنے رب کی طرف لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعے دعوت دیجیے اور ان سے بہترین طریقے سے مباحثہ کیجیے"۔ سورۃ النحل (۱۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرم دل ہیں۔

اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرمی پر وہ کچھ دیا جاتا ہے جو سختی پر نہیں دیا جاتا۔ اور اس کے سوا کسی اور چیز پر بھی نہیں دیا جاتا۔ آپؐ نے فرمایا، نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکل جاتی ہے وہ اس کو عیب دار کر دیتی ہے۔ ایک دفعہ آپؐ حضرت حسنؓ کو چوم رہے تھے کہ ایک صحابیؓ نے کہا میرے دس بیٹے ہیں، میں ان کو نہیں چومتا تو آپؐ نے فرمایا اگر اللہ آپ کے دل سے نرمی نکال دے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

محتسب کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ صابر ہو اور جلدی طیش میں آنے والا نہ ہو۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو امر و نواہی کے ساتھ صبر کی بھی نصیحت فرمائی تھی کیونکہ بے صبر انسان احتساب کرنے کا اہل نہیں ہے۔ اور اسی لیے سورۃ عصر میں تواصوا بالحق کے ساتھ تواصوا بالصبر کا حکم ہے۔ محتسب کو اس سلسلہ میں جو تکلیفیں آئیں وہ صبر سے برداشت کرے اگر کسی کو غلط کام کرتے دیکھے تو اس کو حکمت کے ساتھ سمجھائے کہ ایک معروف چیز آپ چھوڑ رہے ہیں۔ مثلاً ایک شخص باجماعت نماز ادا نہیں کرتا تو اس کو بطریقِ احسان نمازِ باجماعت کی فضیلت سمجھانی چاہیے۔

امر و نواہی کا وجوب و اہمیت احادیث سے ثابت ہے۔ آپؐ نے اس کا ذکر علم دین، تقوٰی اور صلہ رحمی جیسے اعلیٰ ترین اوصاف کے ساتھ کیا ہے۔ انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ فکر و عمل کی انفرادی خوبیوں کے ساتھ دعوت و تبلیغ اور دوسروں کی اصلاح کی جد و جہد بھی کرتا ہے۔ پھر اس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے بنیادی ارکان کی صف میں جگہ دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا، وہ شخص ہم میں سے نہیں، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے، معروف کا حکم نہ دے اور منکر سے منع نہ کرے۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں افضل ترین شہید وہ ہے جس نے کسی حاکم کا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا اور اس حاکم نے اسے قتل کرا دیا تو اس شہید کا مقام جنت میں حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفرؓ کے درمیان ہو گا۔

پاکستان میں محتسب اعلیٰ کا تقرر بڑا خوش آئند قدم ہے۔ یہ منصب جلیلہ اسلامی شریعت و اصولوں کے عین مطابق ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویؐ سے اس منصب کے وجوب اور اہمیت پر ہر طرح سے روشنی پڑتی ہے۔ اس وقت تقاضا اس بات کا ہے کہ

محتسب اعلیٰ کا منصب و مقام صرف اور صرف منشائے الٰہی کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ دنیا کو یہ بات معلوم ہو سکے کہ اسلامی طرزِ معاشرت کس قدر خیر و برکت ہے اور اسلامی نظام کس طرح دوسرے نظاموں سے ممتاز اور منفرد ہے۔

ترجمان کی ایجنسیاں

ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ، سیالکوٹ
محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن۔ ریل بازار تاندلیانوالہ، ضلع فیصل آباد
مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب جامع اہل حدیث، صدر راولپنڈی
حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث شاہ فیصل شہید روڈ، لعل چند باغ میرپور خاص (سندھ)
شاہین بکسٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن، گوجرانوالہ ٹاؤن
خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان
کتب خانہ وہابیہ، ۴۲۴ بی، سٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ
محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹۔ سرگودھا
مولانا محمد اسماعیل صاحب، خادم مسجد امین پور بازار، فیصل آباد
مینجر پاک معاویہ اکیڈمی بک سیلرز ۱/۱۴۱، وحید آباد، کراچی نمبر ۱۸
عابد نثار صاحب مینجر محمدیہ کتب خانہ جامع اہلحدیث بہاولپور
عبدالواحد سلفی صاحب گورنمنٹ ٹریننگ کالج لالہ موسیٰ ضلع گجرات
حبیب الرحمٰن، پٹیالہ کتاب گھر، مظفر گڑھ آزاد کشمیر
رحمان نیوز ایجنسی افتخار شہید چوک بوریوالہ، ضلع وہاڑی
مکتبہ افکار اسلامی، کچہری بازار فیصل آباد
سلیم اینڈ کمپنی کریانہ مرچنٹ کریم بازار کہروڑ پکا۔ ملتان
مولانا صوفی احمد دین صاحب جامع مسجد اہلحدیث محلہ توحید گنج منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات
ملک محمد سعید، ص۔ ب ۷۴۰۸۔ دوحہ، قطر